69777 ـ شرعا مستثنى كردہ غرض كے علاوہ كتے پالنے كى حرمت

سوال

گھروں ميں كتے ركھنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص كے ليے كتا پالنا جائز نہيں، ليكن اگر اسے شكار يا جانوروں يا كھيتى كى ركھوالى كے ليے كتے كى ضرورت ہو تو وہ ركھ سكتا ہے.

امام بخارى رحمہ اللہ نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے كتا ركھا اس كے اجروثواب ميں سے روزانہ ايك قيراط كمى ہو جاتى ہے، ليكن كھيتى يا جانوروں كے ليے ركھے گئے كتے كى بنا پر نہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (2145).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے ہى بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى شكار اور جانور، اور كھيتى كے علاوہ كسى اور غرض كے ليے كتا پالا تو اس كے اجروثواب ميں سے يوميہ دو قيراط كمى ہو جاتى ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2974).

اور امام مسلم نے ہى عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى جانوروں، يا شكار كے علاوہ كتا پالا تو اس كے اجر و ثواب سے يوميہ ايك قيراط اجر كم ہوتا رہتا ہے "

عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: یا کھیتی کی رکھوالی کے لیے رکھے گئے کتے کے علاوہ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2943).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث میں شکار، اور جانوروں کی رکھوالی اور اسی طرح کھیتوں کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کی اباحت بیان کی گئی ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا اور تصویر ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3640) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ یہ احادیث کتا پالنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، صرف اسی غرض اور مقصد کے لیے کتا رکھنا جائز ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنی کیا ہے.

ایك اور دو قیراط اجروثواب کم ہونے والی احادیث میں جمع کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

ایك قول یہ ہے کہ: اگر کتا زیادہ اذیت ناك ہو تو اس کا اجر دو قیراط یومیہ کم ہوگا، اور اگر اس کی اذیت کم ہو تو پھر ایك قیراط یومیہ کم ہو گا.

اور ایك قول یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ بتایا کہ یومیہ ایك قیراط کمی ہوتی ہے، پھر اس سزا کو زیادہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قیراط کمی بیان کی، تا کہ کتا رکھنے میں اور بھی زیادہ نفرت پیدا ہو.

اور قیراط کی مقدار اللہ تعالی کو معلوم ہے، اس سےمراد یہ ہے کہ اس کے عمل کے اجر سے مقرر حصہ کمی ہوتی ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 342) اور فتح الباری (5 / 9).

ریاض الصالحین کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کتا رکھنا اور انسان کے لیے کتا پالنا حرام ہے، بلکہ یہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ جو شخص مستثنی کردہ مقصد کے علاوہ کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے دو قیراط یومیہ کمی ہوتی ہے ....

اور اللہ تعالی کی حکمت یہ ہے کہ خبیث اشیاء خبیث لوگوں کے لیے ہی ہیں، اور خبیث لوگ خبیث اشیاء کے لیے ہیں، کہا جاتا ہے: کہ مشرق و مغرب میں یہود و نصاری اور کیمونسٹ قسم کے کفار افراد میں سے ہر ایك نے کتا پال رکھا ہے، جسے وہ ہر اپنے ساتھ رکھتا ہے، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے، اور وہ اسے روزانہ صابن اور دوسری اشیاء کے ساتھ صاف کرتا ہے! حالانکہ اگر اسے وہ سارے سمندر کے پانی اور پوری دنیا کے صابن سے بھی دھوئے تو وہ پاك نہیں ہوگا! کیونکہ اس کی نجاست عینی ہے، اور نجاست عینیہ یا تو اسے تلف کر کے پاك ہوتی ہے، یا پھر مکمل طور پر زائل ہو کر.

لیکن یہ اللہ تعالی کی حکمت ہے اللہ کی حکمت ہے کہ یہ خبیث لوگ اس سے ہی مالوف ہوتے ہیں جو خبیث ہو، جیسا کہ یہ شیطان کی وحی سے مالوف ہوتے ہیں؛ کیونکہ ان کا یہ کفر شیطان کی جانب سے ہی وحی اور اس شیطان کا حکم ہے، اس لیے کہ شیطان انہیں فحاشی اور برائی کا حکم دیتا ہے.

انہیں کفر و ضلالت کا حکم دیتا ہے، تو یہ کفار شیطان کے غلام اور خواہشات کے بندے ہیں، اور یہ اس لیے بھی خبیث ہیں کہ خبیث اشیاء سے ہی مالوف ہوتے ہیں.

اللہ تعالی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور انہیں ہدایت نصیب فرمائے " انتہی.

دیکھیں شرح ریاض الصالحین (4 / 241).

دوم:

کیا گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا جائز ہے ؟

جواب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین مقصد اور غرض کے لیے کتا پالنا استثناء کیا ہے، اور وہ درج ذیل ہیں:

شکار کے لیے.

جانوروں کی رکھوالی کے لیے.

کھیتوں کی رکھوالی کے لیے.

بعض علماء كرام كا مسلك ہے كہ ان تين اسباب كے علاوہ باقى اسباب كے ليے كتا پالنا جائز نہيں ہے.

اور باقى علماء كرام كا كہنا ہے كہ: ان تين مقاصد پر قياس كرتے ہوئے ان جيسے اور اسباب كے ليے بھى كتا ركھنا اور پالنا جائز ہے، كيونكہ اگر جانوروں كى ركھوالى، اور كھيتوں كى ركھوالى كے ليے كتا پالنا جائز ہے تو پھر گھروں كى ركھوالى كے ليے كتا پالنا بالاولى جائز ہوا.

امام نووى رحمہ اللہ مسلم كى شرح ميں كہتے ہيں:

" كيا گھروں، اور راستوں وغيرہ كى ركھوالى كے كتے پالنا جائز ہيں ؟

اس ميں دو قول ہيں:

پہلا: احاديث كے ظاہر كى بنا پر جائز نہيں، كيونكہ احاديث ميں كھيتى، يا جانوروں كى ركھوالى اور شكار كے علاوہ كسى اور غرض كے ليے كتا پالنے كى صريحا ممانعت ہے.

اور ان دونوں اقوال ميں تينوں پر قياس، اور احاديث سے سمجھ ميں آنے والى علت ضرورت پر عمل كرتے ہوئے جواز والا قول زيادہ صحيح ہے " انتہى.

ديكھيں: شرح مسلم للنووى (10 / 340).

امام نووى رحمہ نے گھر كى ركھوالى كے ليے كتا ركھنے كے جواز كو صحيح قرار ديا ہے، شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے بھى صحيح مسلم كى شرح ميں اسے صحيح كہا ہے:

صحيح يہ ہے كہ گھروں كى حفاظت كے ليے كتا ركھنا جائز ہے، اور جب كسى منفعت مثلا شكار كے ليے كتا پالنا جائز ہے، تو پھر كسى نقصان اور ضرر كو دور كرنے اور اپنى حفاظت كے ليے بالاولى جائز ہوا " انتہى.

واللہ اعلم .